جلد ۲۹ | ۱۹ شہادت ۱۳۲۰ ہش | ۲۱ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۰ھ | ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۸۷

مسلمانانِ ریاست جموں وکشمیر کے مبنی بر انصاف مطالبات

سنہ ۱۹۴۰ء کے آخر میں حکومت جموں وکشمیر نے اُردو رسم الخط کے ساتھ ناگری رسم الخط جاری کرنے کے متعلق جو قانون پاس کیا تھا۔ اب ریاست کے محکمۂ تعلیم نے اس پر عمل کرنے کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ ریاست نے اپنے تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ وہ اس طریق عمل کے خلاف رائے ظاہر کر چکی ہے۔ اور اپنی رپورٹ میں لکھ چکی ہے۔ کہ "تمام ضروری امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم قطعی رائے رکھتے ہیں۔ کہ ہر ایسی تجویز جو اس ریاست کے لوگوں کو دو بالکل الگ الگ فرقوں میں تقسیم کرنے کا میلان رکھتی ہو۔ اس طرح کہ ایک فرقہ دیوناگری رسم الخط اختیار کرے۔ اور دوسرا فارسی رسم الخط۔ نہ صرف گوناگوں انتظامی اور مالی مشکلات و دشواریوں کا موجب ہوگی۔ بلکہ ایک مشترکہ قومیت اور کشمیری زبان و ادب کی ترقی کے راستہ میں بڑی رکاوٹ پیدا کرے گی"۔ پھر بھی ریاست کے مدارس میں دونوں رسم الخط جاری کرنے کی ہدایات بھیج دی گئی ہیں۔

مسلمان اس قانون کی شروع سے مخالفت کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور حال میں کشمیر اسمبلی میں ایک مسلمان ممبر نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ حکومت دیوناگری۔ اور فارسی دونوں رسم الخط نافذ کئے جانے کے متعلق اپنا حکم واپس لے لے مگر جب ہندو ممبروں اور حکومت نے اس کی مخالفت کی۔ تو تمام مسلمان ممبر یہ کہہ کر واک آؤٹ کر گئے کہ گورنمنٹ نے ریاست کے ۹۵ فیصدی افراد کے نمائندوں کی پروا نہیں کی۔ دریں حالات اس ایوان میں ہمارا رہنا بے فائدہ ہے۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ مسلمانانِ ریاست جموں وکشمیر میں دیوناگری رسم الخط جاری کرنے پر کس قدر تشویش اور جذبۂ ناراضی پایا جاتا ہے۔ اس میں اس وقت بہت زیادہ اضافہ محسوس کیا جا سکتا ہے جب یہ دیکھا جائے۔ کہ مسلمانانِ ریاست باوجود بہت بڑی اکثریت رکھنے۔ اور عرصہ دراز سے جد وجہد کرنے کے ابھی تک اپنے نہایت اہم اور ضروری مطالبات تسلیم نہیں کرا سکے۔ حالانکہ وہ ایسے مطالبات ہیں۔ جن کے پورے نہ ہونے کی وجہ سے ان کے مذہب پر۔ ان کے تمدن پر۔ اور ان کی معاشرت پر بہت بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ مثلاً کسی غیر مسلم کے مذہب تبدیل کر کے مسلمان بننے پر اسے یہ سزا دی جاتی ہے کہ اس کی ساری جائداد ضبط کر لی جاتی ہے۔ اور اسے محروم الارث قرار دیا جاتا ہے۔ اور یہ سزا صرف مسلمان بننے والے کے لئے ہے۔ اگر کوئی عیسائی۔ یا یہودی۔ یا آریہ یا بدھ وغیرہ بن جائے۔ تو اس سے قطعاً تعرض نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر ہندو بن جائے تو اسے بھی پوری پوری آزادی اور سہولت حاصل ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ اسلام قبول کرنے والوں کے ساتھ اس قسم کا امتیازی سلوک قطعاً قرینِ عدل وانصاف نہیں ہے اور مسلمان عرصہ سے اس غیر منصفانہ امتیاز کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ لیکن قطعاً شنوائی نہیں ہوتی۔

اسی طرح گئو کشی کرنے والے کو مجرم قرار دے کر دس سال قید سخت کی سزا دی جاتی ہے۔ ریاست جموں وکشمیر چونکہ ایک ہندو ریاست ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ گائے کے متعلق اس کے مذہبی جذبات کا احترام ہر باشندۂ ریاست کرے۔ لیکن اگر کوئی اس کے خلاف کرتا ہے۔ تو اس کے لئے مناسب سزا ہونی چاہیئے۔ نہ کہ پرانے زمانہ کی مجوزہ نہایت کڑی سزا کو جاری رہنا چاہیئے اس بارے میں بھی مسلمان بارہا التجائیں کر چکے ہیں۔ مگر ہنوز روزِ اول والا معاملہ ہے۔

پھر تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ ریاست کے غیر مسلموں کے ساتھ بلا وجہ یہ ترجیحی سلوک کیا گیا ہے۔ کہ انہیں ایکٹ اسلحہ سے مستثنےٰ کر دیا گیا ہے۔ لیکن مسلمانوں کو پابند ٹھہرایا گیا ہے مسلمانوں کو اس بات پر بھی جائز شکوہ ہے۔ ملازمتوں میں بھی مسلمانوں کو بہت تھوڑا حصہ حاصل ہے۔ اور اس بارے میں ان کی آواز صدا بصحرا ثابت ہو رہی ہے۔ ہندو اخبار دیوناگری رسم الخط جاری ہونے پر لکھ رہے ہیں کہ یہ ہندوؤں پر احسان نہیں کیا گیا۔ بلکہ ایک مطالبہ پورا کیا گیا ہے جو انصاف پر مبنی تھا۔ لیکن اگر تعصب سے علیحدہ ہو کر دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ مسلمانوں کے مطالبات بہت زیادہ انصاف پر مبنی ہیں۔ اگر حکومت جموں وکشمیر مسلمانوں کی بھی اشک شوئی کرتی رہے۔ تو دوسرے فرقوں کے ساتھ امتیازی سلوک ہونے پر انہیں اتنا صدمہ محسوس نہ ہو۔ اب جبکہ مسلمان ایک بار پھر ان مطالبات کو حکومت کے سامنے رکھ رہے ہیں حکومت کا فرض ہے۔ کہ ہمدردی سے ان پر غور کرے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ارشہادت ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بحال علیل ہیں۔ اجاب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ؛

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) محمد امیر صاحب بھاگا بھٹیاں بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ (۲) حافظ شفیق احمد صاحب قادیان کی اہلیہ اور بچہ بیمار ہیں (۳) حاجی ممتاز علی صاحب کارکن نور ہسپتال عرصہ سے بیمار ہیں۔ سب کی صحت کے لئے دعا کی جائے ؛

لڑکیوں کو ورثہ دیا گیا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ جلسہ سالانہ پر یہ تحریک فرمائی تھی۔ کہ احمدی احباب شریعت اسلام کی پابندی کرتے ہوئے اپنی جائداد میں سے لڑکیوں کو حصہ دیا کریں۔ اس ارشاد کے ماتحت میرے ماموں میاں عبدالعزیز صاحب ساکن شہر سیالکوٹ نے اپنی جائداد کو لڑکوں اور لڑکیوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور ایک ہزار روپیہ کا مالیتی مکان اپنی لڑکیوں کو دیا ہے۔ ماموں صاحب بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد شفیع شہر سیالکوٹ

تلاش گمشدہ میرا چچا زاد بھائی مسمی رحمت اللہ ولد مولوی شکر دین صاحب رنگ گندمی۔ چہرہ لمبا عمر ۱۸/۱۹ سال ساکن اونچہ ججہ ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ کہیں چلا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس کا پتہ چلے۔ تو ان کے والد صاحب کو اطلاع دے دیں۔ اور اگر وہ خود اس اعلان کو دیکھے تو فوراً اپنے گھر پہونچ جائے۔ کیونکہ ان کے گھر والوں کو بہت تشویش ہے۔ خاکسار احمد علی بقاپوری قادیان

اعلانات نکاح (۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چودہری نور محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر داجووال بھاٹیاں ضلع ہوشیارپور کا نکاح امیر بیگم صاحبہ دختر میاں اکبر علی صاحب سب انسپکٹر کواپریٹو سوسائیٹز کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار۔ اللہ بخش فیروز پور شہر (۲) ۱۲ شہادت کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی میر ضیاء اللہ صاحب ولد میاں الٰہی بخش صاحب مرحوم ساکنہ شیخ پور ضلع گجرات کا نکاح پانچسو روپیہ مہر پر سلیمہ اختر بنت ڈاکٹر احمد الدین صاحب آف افریقہ کے ساتھ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار میر حمید اللہ قادیان

(۳) ۱۳ ر اپریل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے میاں عبدالسلام ولد میاں غلام محمد صاحب کا نکاح سکینہ بیگم دختر میاں روشن دین صاحب مراث پنڈی چری سے ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ محمد ابراہیم از سیدوالا

دعائے مغفرت (۱) چودہری کرم داد صاحب امیر جماعت احمدیہ پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ ۶ ر اپریل ۱۹۴۱ء کو

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نشانات کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ثبوت ہے

"جو ہم سے انکار کرتا ہے اسے تمام سلسلہ نبوت سے انکار کرنا پڑیگا مسیح علیہ السلام آئے تو اس کو نہ مانا اور یہ حجت پیش کی۔ کہ اس سے پیشتر الیاس نے آنا ہے۔ حضرت نے یہی جواب دیا۔ کہ الیاس کی طبیعت اور خو بو یحیٰ آگیا ہے۔ اور یہی الیاس کا آنا ہے۔ غرض کہ اگر میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ تو پھر وہ نشان کیسے ظاہر ہوتے ہیں۔ جو کہ مسیح کے لئے مقرر تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تشریف لائے تو یہود کا یہی اعتراض تھا کہ وہ نبی اسرائیل میں ہوگا۔ خدا اس کا جواب دیتا ہے۔ کہ یہ اس کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ ہر ایک وقت پر عقلمند تو مانتے رہے اور بے وقوف ہمیشہ ضد کرتے رہے۔ کہ سب باتیں پوری ہو لیں تو مانیں گے۔

غیر المغضوب علیہم سے مراد مولوی ہیں۔ کیونکہ ایسی باتوں میں اول نشانہ مولوی ہی ہوا کرتے ہیں۔ دنیاداروں کو تو دین سے تعلق ہی کم ہوتا ہے۔ جب سے یہ سلسلہ نبوت کا جاری ہے۔ یہ اتفاق کبھی نہیں ہوا۔ کہ مولویوں کے پاس جس قدر ذخیرہ رطب ویابس کا ہو۔ وہ حرف بحرف پورا ہوا ہو۔ دیکھ لو ان ہی باتوں سے اب تک یہودیوں نے نہ مسیح کو مانا نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو۔ حق کو قبول کرنا ایک نعمت الٰہی ہے۔ یہ ہر ایک کو نہیں ملا کرتی۔ اس لئے ہمیشہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا اسے قبول کرنے کی توفیق عطا کرے ؛

(البدر ۱۵ ر مئی ۱۹۰۳ء)

احمدی احباب ضلع پشاور و مردان کو اطلاع

ممبران انجمن احمدیہ خلیل مرکز موضع اچینی پایاں کی طرف سے تمام احباب انجمن ہائے احمدیہ ٹوپی و مینی دھوبیاں۔ اسمٰعیلہ۔ ہوتی مردان ومالاکنڈ اور احباب شہر پشاور و صدر و ممبران انجمن ہائے احمدیہ موضعات بازید خیل شیخ محمدی۔ نوشہرہ ترنگ زئی و شبقدر کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ۲۰ ر اپریل بروز اتوار موضع اچینی پایاں میں ہمارے جلسہ سالانہ کو رونق افروز فرمائیں۔ اجلاس صبح آٹھ بجے شام کے پانچ بجے تک ہوگا۔ ہم آپ کی تشریف آوری کے بصد شوق منتظر ہوں گے۔ نہایت ضروری اور علمی تقاریر اور مضامین کا انتظام کیا گیا ہے۔ غیر احمدی احباب کو بھی ہمراہ لائیں۔

نوٹ:۔ قیام وطعام کا انتظام مقامی انجمن کی طرف سے ہوگا۔

الداعی۔ ملک چراغ شاہ صدر انجمن احمدیہ اچینی پایاں ضلع پشاور

۴ فوت ہوگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں خاکسار اللہ دتا از پریم کوٹ (۲) چودہری اللہ دتا صاحب مؤذن جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور موصی تھے۔ ۲ شہادت کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار نصر اللہ خان از داتہ زید کا

مشرق سے خدائی رحمت کا پیغام
اور
ڈاکٹر ٹیگور

ڈاکٹر ٹیگور علمی دُنیا میں خاص شہرت کے مالک ہیں۔ ۱۵۔ اپریل کو ان کی ۸۰ اسّیویں سال گرہ تھی۔ شانتی نکیتن یونی ورسٹی کے طلباء اور پروفیسروں کے سامنے انہوں نے اس موقعہ پر جو تقریر کی۔ اس میں برطانی حکومت اور یورپین تہذیب کے متعلق بعض تلخ باتیں کہنے کے بعد کہا۔ کہ:۔

"کوئی وقت تھا۔ کہ میں سمجھتا تھا۔ کہ تہذیب کا چشمہ یورپ کے دل سے پھوٹے گا۔ لیکن آج میرا یہ وشواش ختم ہوگیا ہے۔ اور میری آخری امید یہ ہے۔ کہ دُنیا کا نجات دہندہ اس افلاس زدہ مُلک سے پیدا ہوگا۔ اور مشرق سے ہی خدائی رحمت کا پیغام دوسری قوموں کو ملے گا۔ جس کی بدولت انسانیت کے زندہ رہنے کی امید پیدا ہوجائیگی میں اس وقت کا انتظار کر رہا ہُوں جب کہ دُنیا کو موجودہ رنجیدہ حالت سے نجات مل جائے گی۔ اور ایک بار پھر خدمت اور قربانی کی سپرٹ کا دَور دورہ ہوگا۔ مجھے امید ہے۔ کہ یہ شعاع مشرق کے مطلع سے نمودار ہو۔ جہاں سے سُورج نکلتا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو وہ دن ایک بار پھر آئے گا۔ کہ انسان ہر قسم کے نسلی۔ مذہبی۔ اور معاشرتی رکاوٹوں کو پھاند کر کھوئی ہوئی انسانی میراث کو حاصل کرے گا"

(پرتاپ ۱۷۔ اپریل)

یہ ایک ایسی آواز ہے۔ جو اتفاق سے بلند ہوگئی۔ اور ہم نے اُسے سُن پایا۔ لیکن کون جانتا ہے۔ کہ دُنیا کے کس کس حصہ میں کتنے ایسے لوگ ہیں جن کے قلوب میں یہ تڑپ موجود ہے اور وہ دُنیا کے آنے والے نجات دہندہ کے انتظار میں ہیں۔ اور اس ضمن میں اپنی امیدوں کو مشرق سے وابستہ کئے ہوئے ہیں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم انہیں بتائیں۔ کہ وُہ نجات دہندہ ظاہر ہوچکا۔ اور مشرق میں ہی ظاہر ہوا۔ اس کے پیغام کو دُنیا کے کونہ کونہ تک پہونچائیں۔ تا وُہ پیاسی روحیں جو آسمانی پانی کے لئے ترس رہی ہیں اس سے زندگی حاصل کرسکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خُوب فرمایا ہے۔ ؎

تشنہ بیٹھے ہو کنار جوئے شیریں حیف ہے
سرزمین ہند میں چلتی ہے نہر خوشگوار
قوم کے لوگو ادھر آؤ۔ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل ونہار

پھر فرماتے ہیں:۔

"میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مُسلمانوں کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے۔ اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کرکے بھیجا ہے۔ ایسا ہی ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں۔ میں ان گناہوں کے دُور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہوگئی تھی۔ جیسا کہ ابن مریم کے رنگ میں ہوں۔ ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں ہوں" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۱۹)

پھر فرماتے ہیں:۔

"اس جگہ کوئی حسد اور رشک پیش نہیں جاتا۔ خدا جو چاہے کرے۔ جو اس کے ارادہ کے مخالف کرتا ہے۔ وُہ صرف اپنے مقاصد میں نامراد ہی نہیں بلکہ مرکر جہنم کی راہ لیتا ہے۔ ہلاک ہوگئے۔ وُہ جنہوں نے عاجز مخلوق کو خدا بنایا۔ ہلاک ہوگئے۔ وُہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسُول کو قبول نہ کیا۔ مُبارک وُہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نُور ہُوں۔ بدقسمت ہے۔ وُہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے" (کشتی نوح صفحہ ۵۶)

پھر فرماتے ہیں:۔

"افسوس کہ دُنیا نے خدا کی اس نئی تجلّی سے دُشمنی کی۔ ان کے ہاتھ میں بجز قصّوں کے اور کچھُ نہیں۔ اور ان کا خدا ان کے اپنے ہی تصوّرات ہیں۔ دل ٹیڑھے ہیں۔ اور ہمّتیں تھکی ہُوئی ہیں۔ اور آنکھوں پر پردے ہیں۔ . . . . وُہ اس خدا کو کیا جواب دیں گے۔ جس نے عین وقت پر مجھے بھیجا ہے۔ مگر ان کو تو کچھُ پرواہ نہیں۔ آفتاب دوپہر کے نزدیک آگیا۔ ابھی ان کے نزدیک رات ہے۔ خدا کا چشمہ پھُوٹ پڑا۔ مگر ابھی وُہ بیابان میں رو رہے ہیں۔ اس کے آسمانی علوم کا دریا چل رہا ہے۔ لیکن ان لوگوں کو کچھُ بھی خبر نہیں۔ آسمان کے نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ لیکن یہ لوگ بالکل غافل ہیں۔ اور نہ صرف غافل بلکہ خدا کے سلسلہ سے دُشمنی رکھتے ہیں" (کشتی نُوح صفحہ ۱۶-۱۷)

بے شک ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو سب کچھُ جانتے ہُوئے اس چشمۂ حیات سے دُور پڑے ہیں۔ لیکن اس میں بھی کلام نہیں۔ کہ ابھی تک ہم نے بھی تبلیغ کا حق ادا نہیں کیا۔ اور اس آواز کو اس قدر تواتر اور اس قدر زور کے ساتھ دور ونزدیک نہیں پھیلایا۔ کہ ہر شخص اس پر غور کرنے کے لئے مجبُور ہوجائے؛

پس دُنیا کو اس راہِ نجات سے روشناس کرنے کے سلسلہ میں ہم پر بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ جسے ادا کرنے کے لئے ہمیں انتہائی مستعدی اور سرگرمی سے کام لینا چاہیئے۔ اور اس کے لئے جس قسم کی قربانیاں ضروری ہوں۔ ان کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھنا چاہیئے۔ ورنہ ایسے سب لوگ جو ہدایت سے محروم رہ جائیں گے۔ اور باوجود خواہش اور تڑپ اس چشمہ پر نہ پہونچ سکیں گے۔ ان کی اس محرومی کے جوابدِہ خدا تعالیٰ کے حضُور ہم ہوں گے؛

جناب مولوی محمد علی صاحب سے مطالبات

(۱۱)

جناب مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:۔

"حضرت مولوی صاحب مرحوم (حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ) نے اپنی وفات سے چار یا پانچ ماہ پیشتر اپنی بھتیجی کا جنازہ جو احمدی نہ تھی۔ پڑھا۔ اور آپ کے پیچھے خود میاں صاحب نے بھی پڑھا" (ردّ تکفیر اہل قبلہ بار پنجم صفحہ ۶۳)

اس کے متعلق بارہا جناب مولوی صاحب سے مطالبہ کیا جاچکا ہے۔ کہ اس کا ثبوت پیش کریں۔ یا اس کے افترا ہونے کا اقرار کریں مگر آجتک انہوں نے کوئی پہلو بھی اختیار نہیں کیا آج کل جبکہ وُہ مسئلہ جنازہ کی طرف خاص طور پر متوجہ ہیں۔ انہیں یہ مطالبہ ضرور پورا کرنا چاہیئے؛

(۱۲)

جناب مولوی محمد علی صاحب نے لکھا ہے "پھر کبھی اگر حضرت خلیفۃ المسیح نے کہیں یہ فرمادیا۔ کہ ہمارا اور غیر احمدیوں کا اصولی فرق ہے تو تھوڑے ہی مہینہ بعد یہ بھی فرمایا۔ جو "بدر" میں چھپا ہُوا موجود ہے۔ کہ ہمارا اختلاف غیر احمدیوں سے فروعی ہے" (ایک نہایت ضروری اعلان)

کیا براہ مہربانی مولوی صاحب اس "بدر" کا حوالہ پیش کرسکتے ہیں۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے صریح طور سے یہ فرمایا ہو۔ کہ ہمارا اور غیر احمدیوں کا اصولی فرق نہیں۔ بلکہ محض فروعی فرق ہے؛

(۱۳)

جناب مولوی محمد علی صاحب نے ۲۔ مئی ۱۹۱۸ء کو اپنے ایک دوست کے نام خط لکھا تھا۔ اس میں تیسری بات یہ بیان کی تھی۔ کہ:۔ "حضرت مرزا صاحب کو ہم نبی نہیں مانتے۔ ان کا دعوٰے محدثیت کا ہے۔ یعنی جزوی نبی کا۔ نہ کامل نبی کا"

اس کی بنا پر غیر مبایعین کے امیر صاحب سے دریافت کیا گیا تھا۔ کہ:۔ "تیسرا فتویٰ آپ کا یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا دعوٰے جزوی نبی کا تھا۔ ذرا مولوی محمد احسن صاحب سے مشورہ کرلیجئے۔ کہ وُہ

حضرت مسیح کی آمد ثانی کے متعلق عیسائیوں کی بے تابی

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے اپنی آمد ثانی کی پشگوئی کرتے ہوئے بعض علامات کا ذکر فرمایا تھا۔ چنانچہ حواریوں سے کہا تھا۔ کہ جب میں آؤنگا تو دُنیا میری علامات کے ساتھ مجھے پہچان لے گی۔ اُن علامات کا انجیل میں ان الفاظ میں ذکر آتا ہے۔ کہ اسی وقت "سورج تاریک ہو جائے گا چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔ ستارے آسمان سے گریں گے۔ اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی"۔ (متی ۲۴/۲۹)

اسی طرح فرمایا:۔

"قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھائی کرے گی۔ اور بڑے بڑے بھونچال آئیں گے۔ اور جا بجا کال اور مری پڑے گی۔ اور آسمان پر بڑی بڑی دہشت ناک باتیں اور نشانیاں ظاہر ہوں گی"۔ (لوقا ۲۱/۱)۔

اگرچہ یہ علامات اپنے حقیقی معنوں کے رو سے ایک ایک کر کے پوری ہو چکی ہیں۔ اور مسیح موعود آ چکے ہیں۔ مگر افسوس کہ عیسائی جن کی ہدایت کے حضرت مسیح علیہ السلام نے یہ راہنمائی فرمائی تھی۔ انہوں نے اب تک بحیثیت قوم اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ مثلاً آجکل کی جنگ عظیم کو دیکھتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح کی یہ پیشگوئی ابھی تک پوری نہیں ہوئی۔ کہ قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھائی کرے گی۔ آج حکومتوں میں ایک ہولناک ہیجان بپا ہے۔ ایک دوسری پر چڑھائی کر رہی ہے۔ راعی اور رعایا حاکم اور محکوم ہر دو کا امن چھینا جا چکا ہے۔ اور اطمینان انہیں میسر نہیں۔ اسی طرح زلازل نے بڑی بڑی آبادیوں کو ویران بنا دیا ہے۔ کوئٹہ کا زلزلہ۔ بہار کا زلزلہ۔ اناطولیہ کا زلزلہ تو بالکل تازہ ہیں۔ اسی طرح کال اور مری بھی کچھ کم تباہی نہیں مچا رہی۔ لاکھوں لوگ طاعون سے ہلاک ہوئے۔ اور لاکھوں قحط کی وجہ سے برباد ہوئے۔ غرض ایک عالمگیر تباہی اور بربادی کا منظر آج دُنیا کے سامنے ہے۔ اور اس قدر اموات ہو رہی ہیں۔ کہ غالباً جب سے دُنیا پیدا ہوئی بیک وقت اتنی موتیں کبھی نہیں ہوئی ہوں گی۔ بے شک اس سے پہلے بھی دُنیا مختلف اوقات میں تباہ ہو چکی ہے۔ مختلف عذابوں کا وہ تختۂ مشق رہ چکی ہے۔ مگر وہ بھیانک منظر جو آج نظر آ رہا ہے۔ اپنی ہولناکی میں عدیم النظیر ہے۔ سر بفلک محلات اور بڑے بڑے شہر آنِ واحد میں مٹی اور اینٹوں کے ڈھیر میں تبدیل ہو رہے ہیں۔ اور آباد شہر شہر خموشاں کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ یہ بربادی اور یہ تباہی اگر چشم بصیرت وا ہو تو انسان کو اس حقیقت کی طرف متوجہ کر سکتی ہے۔ جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے انجیل میں بیان فرمائی۔ کہ درحقیقت یہ سب مسیح کی آمد ثانی کی علامات ہیں۔ لیکن انسان ہاں غافل اور سرکش انسان اس تباہی کو دیکھتا اور پھر بھی حقیقت تک پہونچنے کی کوشش نہیں کرتا۔

غرض حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کی جو علامات بتائی گئی تھیں۔ وہ سب پوری ہو چکی ہیں۔ اور وہ مسیح بھی دنیا میں نازل ہو چکا ہے۔ جس کی صحف مقدسہ میں خبر دی گئی تھی۔ مگر عیسائی ابھی تک حضرت مسیح کی آمد ثانی کے منتظر بیٹھے ہیں۔ اور حسرت بھرے الفاظ ان کی زبان پر جاری ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ "المائدہ" لاہور جو عیسائیوں کا ماہوار رسالہ ہے۔ اس میں حضرت مسیحؑ سے خطاب کرتے ہوئے نہایت درد اور کرب کے ساتھ لکھا ہے:۔

"آ او جانے والے آ۔ مجھے تاریکی سے نکال۔ گرنے سے بچا۔ میرے پیارے محبوب میرے دل میں آ۔ اسے پاک کر۔ اب یہ خالی ہے۔ اسے اپنی محبّت اور نور اور برکتوں سے بھر دے۔ اے میری دُنیائے تصوّر اور حیات کو آباد رکھنے والے محبوب۔ میرے تخیّل کے حسین مرکز آ۔ میرے مرکزِ پرستش آ۔ میرے دل کی گہرائیوں میں اتر جا۔ میرے ویران دل کو آباد کر کے پھر چلے جانا۔ مجھے اتنی طاقت دے۔ کہ دُنیا میں رہتا ہُوا بھی دُنیا والوں سے الگ رہوں۔ میرے خیالات۔ تصوّر دنیا اور سب کچھ تو ہی ہو۔ تاکہ میں بھی ہمیشہ کی زندگی کا وارث بن جاؤں۔ او جانے والے"۔

یہ الفاظ کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ ان میں جو درد اور کرب بھرا ہُوا ہے۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر ظاہر ہو رہا ہے۔ مگر افسوس کہ ان انتظار کرنے والوں کو یہ معلوم نہیں۔ کہ وہ دولھا جس کا براتی انتظار کر رہے ہیں۔ آیا اور آ کے چلا بھی گیا۔ مگر بدقسمتی کی وجہ سے انہوں نے اس کو شناخت نہیں کیا۔ حضرت مسیحؑ نے اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"اس وقت آسمان کی بادشاہت ان دس کنواریوں کی مانند ہوگی جو اپنی اپنی مشعلیں لے کر دولہا کے استقبال کو نکلیں۔ ان میں پانچ بے وقوف اور پانچ عقلمند تھیں۔ جو بے وقوف تھیں انہوں نے اپنی مشعلیں تو لے لیں مگر تیل اپنے ساتھ نہ لیا۔ مگر عقلمندوں نے اپنی مشعلوں کے ساتھ اپنی کپیوں میں تیل بھی لے لیا۔ اور جب دولہا نے دیر لگائی۔ تو سب اونگھنے لگیں۔ اور سو گئیں۔ آدھی رات کو دھوم مچی کہ دیکھو دولہا آ گیا۔ اس کے استقبال کو نکلو۔ اس وقت وہ سب کنواریاں اٹھ کر اپنی اپنی مشعلیں درست کرنے لگیں۔ اور بے وقوفوں نے عقلمندوں سے کہا۔ کہ اپنے تیل میں سے کچھ ہمیں بھی دے دو۔ کیونکہ ہماری مشعلیں بجھی جاتی ہیں۔ عقلمندوں نے جواب میں کہا کہ شائد ہمارے تمہارے دونوں کے لئے پورا نہ ہو۔ بہتر یہ ہے۔ کہ بیچنے والوں کے پاس جا کر اپنے واسطے مول لے لو۔ جب وہ مول لینے جا رہی تھیں تو دولہا آ پہونچا اور جو تیار تھیں۔ وہ اس کے ساتھ شادی میں چلی گئیں۔ اور دروازہ بند کیا گیا۔ پیچھے وہ باقی کنواریاں بھی آئیں۔ اور کہنے لگیں! اے خداوند اے خداوند ہمارے لئے دروازہ کھول دے۔ اس نے جواب میں کہا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ میں تمہیں نہیں جانتا۔ پس جاگتے رہو۔ کیونکہ تم نہ اس دن کو جانتے ہو نہ اس گھڑی کو"۔

(متی باب ۲۵)

یہ تمثیل ان لوگوں پر چسپاں ہوتی ہے۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے ایک عرصہ سے منتظر تھے۔ مگر جب وہ آیا۔ تو چونکہ ایمان کی روشنی ان کے پاس نہیں تھی۔ اس لئے وہ دولہا کی معیت سے محروم رہ گئے۔ پس عیسائیوں کو دُنیا کے موجودہ حالات اور حضرت مسیح ناصری علیہ السّلام کی پشگوئیوں پر غور کرتے ہوئے اس مسیح موعودؑ کے دامن سے اپنے آپ کو وابستہ کرنا چاہیئے۔ جو صحفِ مقدسہ کی پشگوئیوں کے مطابق قادیان کی مُبارک سر زمین میں آیا۔ اور جس نے دُنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب کی بنیاد اپنے مقدس ہاتھوں سے رکھی۔ یہ انقلاب شروع ہے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ اس کا انجام اسلام اور احمدیت کی حیرت انگیز ترقی کی صورت میں رونما ہو کر رہے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ درمیان میں بے شک کئی قسم کی رکاوٹیں حائل ہوں گی۔ اور بڑے بڑے ہولناک بادیے ہیں۔ جن کو ہمیں عبور کرنا پڑیگا۔ مگر بالآخر فتح احمدیت کی ہی ہوگی۔ کیونکہ وہی [illegible]

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادیاں بھی

آپ کی صداقت کا ثبوت ہیں

از جناب میاں غلام محمد صاحب اختر لیبر وارڈن ریلوے لاہور

غیر مذاہب والے عموماً۔ اور عیسائی صاحبان خصوصاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک اعتراض یہ کرتے ہیں۔ کہ آپ نے بہت سی شادیاں کیں۔ اور یہ آپ کی پاک زندگی پر ایک حرف ہے لیکن ان کو علم نہیں۔ کہ حضور کی پاک اور مقدس اعلےٰ و بے مثل زندگی کے کثیر التعداد دلائل میں سے یہ بھی بہت بڑی دلیل ہے۔ کہ حضور نے نو شادیاں کیں۔ حالانکہ امت محمدیہ کے لئے چار تک شادیوں کی اجازت دی گئی۔ اور ساتھ ہی کہا گیا کہ فان خفتم الّا تعدلوا فواحدۃ۔ کیونکہ بیویوں کے درمیان انصاف کو قائم رکھ کر خدا تعالےٰ کو خوش کرنا ایک بہت بڑا مجاہدہ ہے نہ کہ بچوں کا کھیل۔ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو دنیا میں رہ کر خدا والا بننے۔ اور بشریت کے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو فطرت کے خلاف مجبور نہیں کرتا۔ اور خالق و مخلوق ہر دو کے حقوق کو پورا کرتے ہوئے اللہ کی محبت کا حکم دیتا ہے۔ اور ہمارے آقا و سردار (فداہ امی و ابی) حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو زندگی کے ہر شعبہ میں نمونہ قرار دیتا ہے۔ کیونکہ آپ کامل انسان تھے۔ اس لئے ہماری عملی زندگی کے لئے حضور ایک مشعل راہ ہیں۔ ہمارے سامنے اس زمانہ میں ایسے ایسے مدبر انسان موجود ہیں۔ کہ قابلیت کی بنا پر ہی نہیں بلکہ سیاسیات زمانہ کی مشکل ترین گتھیوں کو سلجھانے کے لحاظ سے بھی ان کی مثال کم ملتی ہے۔ ان کی علمی قابلیتیں بھی زبان زدِ عالم ہیں۔ ان کے دنیوی اخلاق بھی بطور نمونہ پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مگر ان تمام باتوں کے ہوتے ہوئے وہ بیوی یا بیوی کے تمام رشتہ داروں کے حقوق ادا نہیں کرتے اور کما حقہٗ ان سے انصاف کا سلوک نہیں کرتے۔ گھر سے باہر تو وہ منصف مزاج اور عادل انسان گنے جاتے ہیں مگر گھر کی چار دیواری میں ان کا عدل قائم نہیں رہ سکتا۔

مگر حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے خیرکم خیرکم لاھلہٖ۔ تم میں اچھا وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے لئے اچھا ہو۔ اسی معیار پر دنیا کے سب سے بڑے عادل۔ منصف اور پاک انسان کے تقوےٰ کو پرکھ لو۔ کہ حضور کے تمام رشتہ دار۔ یعنے خسر۔ خوش دامنیں۔ نسبتی بھائی اور بہنیں اس قدر محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ کہ حضور کی غلامی کو فخر ہی نہیں۔ بلکہ دونوں جہانوں کی فلاح و بہبودی خیال کرتے تھے۔ حضور کا نمونہ اپنے گھروں میں اختیار کرنا باعث عزت سمجھتے تھے۔ اور اپنی لڑکیوں اور بہنوں سے حضور کا سلوک دیکھ کر وہ بھی کثرت ازدواج کے قائل تھے۔ حضور کی زندگی کا یہ مقدس پہلو ہی اس قدر پاک ہے۔ کہ اسکی مثال تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ کیونکہ دنیا میں کوئی ماں باپ اپنی لڑکی۔ کوئی بھائی اپنی بہن کے ساتھ ناانصافی کا سلوک دیکھ کر خاموش نہیں رہ سکتا۔ اور کسی قیمت پر بھی وہ ایسے غیر منصف انسان کے ساتھ محبت کا تعلق قائم نہیں رکھ سکتا۔ مگر حضورؐ کے تمام ایسے رشتہ دار حضور پر دل و جان سے فدا تھے۔ اللّٰھُمَّ صلِّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آلِ محمدٍ وبارک وسلّم۔

ایڈیٹر صاحب اخبار تیج دہلی کے نام چٹھی

آپ کے معزز اخبار تیج مورخہ ۶ اپریل ۱۹۴۱ء کے صفحہ ۲ کالم ۲ و ۳ میں بعنوان "انجمن احمدیہ کے جلسہ میں سکھ گوروؤں کے متعلق تاریخی غلط بیانی" شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں یہ آپ کو غلط رپورٹ ملی ہے۔ کہ جلسہ میں چند احمدی صاحبان نے سکھ گورو صاحبان کی نسبت بہت سی غلط بیانیاں کیں۔ اور جلسہ بحکم ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کوتوالی دہلی بند اور برخاست کر دیا گیا۔

اصل واقعہ یہ ہے کہ احمدیہ جماعت سکھ گورو صاحبان کی قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق عزت کرتی ہے۔ اور ان کی توہین کرنا خلاف تعلیم اسلام سمجھتی ہے۔ اور جو کچھ تقاریر میں بیان کیا گیا وہ سکھ صاحبان کی مستند اور معتبر تاریخی اور مذہبی کتابوں سے پیش کیا گیا تھا۔ ہمیں افسوس ہے کہ جس نیک مقصد کے لئے تقاریر کی گئی تھیں۔ ان کی نسبت غلط فہمی پھیلا کر بلاوجہ سکھ صاحبان میں جوش پیدا کر دیا گیا۔

یہ بھی صحیح نہیں ہے کہ اس واقعہ کے بعد جلسہ بند اور برخاست کر دیا گیا۔ بلکہ اس کے بعد بھی جلسہ ہوتا رہا۔ اور تقریریں بھی جاری رہیں۔

خاکسار:۔ نذیر احمد امیر جماعت احمدیہ دہلی

جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ و گجرات توجہ فرمائیں

ایک دو دفعہ اخبار میں اعلان کرایا جا چکا ہے۔ کہ موضع گکھڑ ضلع گوجرانوالہ میں مسجد احمدیہ تعمیر ہو رہی ہے۔ جس کے واسطے چندہ کی ضرورت ہے۔ لیکن افسوس کہ احباب نے ابھی تک توجہ نہیں دی۔ موضع مذکور کو اپنے اردگرد کے علاقہ میں ایک مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ یہاں مسجد کا نہ ہونا تبلیغ کے راستہ میں روک ثابت ہو رہا ہے۔ مقامی طور پر جماعت نہایت قلیل ہے۔ اس واسطے مرکز سے مدد مانگی گئی۔ انہوں نے ضلع گوجرانوالہ و گجرات سے چندہ فراہم کرنے کی اجازت دی ہے۔ جس کا اعلان اخبار الفضل ۱۸؍۱؍۱۰ تبلیغ میں ہو چکا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص خدا کا گھر بناتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے واسطے جنت میں مکان بنائے گا۔ لہذا اب جبکہ فصل کا موقع بھی قریب ہے۔ اور دیہاتی جماعتوں کو خصوصاً سہولت ہوگی۔ نہ صرف جملہ جماعتہائے ضلع گوجرانوالہ و گجرات کے سیکرٹریوں، پریذیڈنٹوں۔ اور خدام الاحمدیہ سے بلکہ ہر اس شخص سے جو دین کے واسطے درد رکھتا ہے استدعا ہے کہ اس کار خیر میں جو کہ صدقہ جاریہ ہے۔ ہماری مدد فرمائیں۔ اور اپنے اپنے ہاں تحریک کر کے جس قدر رقم اکٹھی ہو۔ چوہدری امانت علی صاحب چنڈر پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ کے نام بذریعہ منی آرڈر بھیج کر مشکور فرمائیں۔ ڈاکخانہ کی رسید ان کے پاس ہو گی۔ بعد میں روپیہ کی وصولی پر انہیں اپنی رسیدیں بھجوا دی جائیں گی۔

خاکسار۔ محمد مالک سیکرٹری انجمن احمدیہ گکھڑ۔ ضلع گوجرانوالہ

مقامی جماعتیں اپنے بجٹ پورا کریں!

جن جماعتوں نے ۳۱ مارچ ۱۹۴۱ء تک اپنے بجٹ پورے نہیں کئے تھے۔ ان کے نام مجلس مشاورت میں پڑھ کر سنا دیئے گئے تھے۔ ان جماعتوں کو چاہیئے کہ بہت جلد بقایاجات پورا کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اختتام سال میں اب چند روز باقی رہ گئے ہیں۔

ناظر بیت المال

مختلف مقامات میں سیرۃ النبی کے جلسے

دہرم کوٹ بگہ

جلسہ سیرۃ النبی ۶ اپریل کو زیر صدارت جناب شیخ جلال الدین صاحب منعقد ہوا۔ اور مختلف دوستوں نے تقاریر کیں۔ ایک ہندو دوست بابو منشی رام صاحب ریٹائرڈ ڈگڈس کلارک اور حافظ مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے تقریریں فرمائیں۔ جو بہت پسندیدگی سے سنی گئیں۔

(خاکسار:- عبدالحی جنرل سکرٹری)

محمود آباد جہلم

خاکسار کے زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ میاں فضل الرحمٰن صاحب ملک محمد دین صاحب۔ ملک اللہ داد خان صاحب مولوی عبدالکریم صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مطہرہ پر تقاریر کیں خدا کے فضل سے جلسہ میں حاضری کافی تھی۔

نور احمد سکرٹری

جموں

جلسہ سیرت النبی مستری محمد الدین صاحب اکھنوری محلہ مست گڑھ کے مکان پر منعقد کیا گیا۔ مولوی محمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت پر مبسوط تقریر فرمائی۔

خاکسار:- محمد یوسف سکرٹری

کراچی

سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ احمدیہ لیکچر ہال میں زیر صدارت جناب ڈاکٹر حاجی خان صاحب منعقد ہوا۔ سردار بلونت سنگھ صاحب مولوی محمد اعظم صاحب بابو اللہ داد صاحب مولوی عبدالسلام صاحب عمر نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ آخر میں صاحب صدر نے مقررین اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی یہ تحریک جس قدر غیر مسلموں میں قبولیت حاصل کر رہی ہے۔ اس کا ایک بین ثبوت یہ ہے۔ کہ اسی دن کراچی کے رام کرشن آشرم میں ہندوؤں نے بھی سیرۃ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر جلسہ کیا۔ جس میں مسٹر لوبنیا ایڈیٹر سندھ آبزرور نے انگریزی میں مسٹر رام پنجوانی نے سندھی میں اور مسٹر پرس رام ٹہل رامانی نے اردو میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں۔ اس موقعہ کے پیش نظر سوامی جلہ پیشوا نند نے ایک مبسوط مضمون سندھ آبزرور میں شائع کیا۔ جس میں قرآنی تعلیم اور اسلام کے پیش کردہ الٰہی صفات کی وضاحت اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ کی تعلیمی فضیلت کو نمایاں طور پر پیش کیا۔ پھر آخیر میں جماعت احمدیہ کی مذہبی رواداری کی تعریف کی۔

خاکسار:- محمد نواز کنگلی سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کراچی

مردان

مسجد احمدیہ ٹکٹ گنج مردان میں زیر صدارت جناب قاضی محمد یوسف صاحب جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار محمد الطاف جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ مردان۔ مولوی آدم خان صاحب قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعتہائے صوبہ سرحد اور میاں عبداللہ خان صاحب وکیل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سلوک دیگر مذاہب کے لوگوں کے ساتھ۔ امن عالم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوانوں پر تقریریں کیں۔

خاکسار:- محمد الطاف جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ مردان

انبالہ شہر

جلسہ سیرۃ النبی صلعم بہت کامیابی کے ساتھ منایا گیا۔ باوجود اس کے کہ اس روز غیر مسلم احباب کا بھی جلسہ تھا حاضری کافی تھی۔ حکیم محمد رمضان صاحب نے تلاوت قرآن کریم اور میاں محمد شفیق صاحب و ناصر احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ بابو محمد مستقیم صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبولیت دعا۔ اور مولوی محمد الدین صاحب فاضل مجاہد تحریک جدید مبلغ ممالک بلقان و دہلی نے حضور کے غزوات پر تقاریر کیں۔ جو بہت دلچسپی سے سنی گئیں۔

خاکسار:- نتھے خان

فیروزپور چھاؤنی

زیر صدارت جناب لالہ سکھو رام صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ منعقد ہوا۔ بابو فتح چند صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن پر تقریر کرتے ہوئے کہا ایسے جلسے بین الاقوامی تعلقات کی روح ہیں۔ خان رب نواز خان صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر نے بتایا کہ حضور کو باقی انبیاء پر یہ خصوصیت حاصل تھی کہ آپ ساری دنیا کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔ کسی خاص ملک اور قوم کے لئے مخصوص نہ تھے۔ تیسری تقریر پیر صلاح الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے اسلامی غزوات اور معاہدات پر کی۔ آخر میں صاحب صدر نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ حضور کی زندگی کا ہر لمحہ ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ قرآن کریم اور آپ کی لائف پڑھ کر اسکے رنگ میں رنگین ہونا چاہیئے۔ اور قرآن کریم کی تعلیم اور اسلامی احکام صرف مسلمانوں کے لئے نہیں۔ بلکہ ساری دنیا اور تمام بنی نوع انسان کے لئے ہیں۔

خاکسار:- ملک حمید علی کلرک ملٹری اکونٹس

کھیوہ باجوہ

جلسہ سیرت النبی زیر صدارت جناب سردار ہرچرن سنگھ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر خالصہ مڈل سکول کلاس والہ منعقد ہوا جلسہ میں ہندو سکھ۔ احمدی اور غیر احمدی مسلمان کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ چوہدری ابو محمد عبداللہ صاحب امیر جماعت اور چوہدری محمد نصیر صاحب باجوہ چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ بی۔ اے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرۃ پر تقریریں کیں۔ بعد ازاں صاحب صدر نے ایسے جلسوں کے انعقاد پر اظہار پسندیدگی فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صلح کل تعلیم اور توحید کے پرچار اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں قیام مساوات کی سعی جمیل کو بہت سراہا۔ اور فرمایا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار بھی قیام امن اور مظلوم کی حمایت کے لئے اٹھائی تھی۔

خاکسار:- حمید اللہ احمدی سکرٹری مال

جمشید پور

جلسہ سیرۃ النبی صلعم بڑی خیر و خوبی سے منایا گیا۔ حاضری قریباً اڑھائی سو تھی اردو۔ ہندی۔ انگریزی میں تقاریر ہوئیں جو بڑی دلچسپی سے سنی گئیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین نے لیکچرز کے لئے ہال خوب سجایا ہوا تھا۔

لائلپور

جلسہ سیرت النبی صلعم زیر صدارت جناب پرنسپل صاحب گورنمنٹ کالج دسہرہ گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔ مولوی محمد یار صاحب عارف نے سیرۃ النبی صلعم کے مختلف پہلوؤں پر قریباً ایک گھنٹہ روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد شوکت صاحب پانڈے نے حضور صلعم کی پاک سیرۃ پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے تقریر فرمائی اور ایسے جلسوں کے انعقاد پر اظہار خوشنودی فرمایا۔

خاکسار:- محمد یوسف

ناصر آباد سندھ

جلسہ سیرۃ النبی صلعم کے موقعہ پر تین گھنٹہ تک جلوس نکالا گیا۔ اس کے بعد جلسہ زیر صدارت جناب مولوی رحمت علی صاحب منعقد ہوا۔ مولوی عبدالحی صاحب بنگالی نے اسلام کی فضیلت کو دیگر مذاہب پر ثابت کیا۔ چوہدری عبدالمومن خان صاحب نے غیروں سے حضور کا سلوک کے موضوع پر تقریر کی مولوی فضل الٰہی صاحب نے حضور کے غزوات کے عنوان پر تقریر کی حاضرین کافی تعداد [illegible] (خاکسار عبدالکریم [illegible]) (نشر و اشاعت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ اسماعیل، میر محمد پسران احمد بخش ذات راجپوت سکنہ الٹر نپاڑی تحصیل و ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ رایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام مرزا پور درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۴/۵/۴۱ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور اسماعیل، میر محمد کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۹/۴/۴۱

دستخط

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ گورداسپور

ضلع گورداسپور

(بورڈ کی مہر)

نفع مند کام پر روپیہ لگانے والوں کے لئے عمدہ موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ کسی نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائیداد کی کفالت پر لیا جائیگا۔ جو ہر طرح سے محفوظ ہوگا اور نفع لائیگا۔ احباب مجھ سے مل کر بالمشافہ فیصلہ فرما سکتے ہیں۔

فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

برلن ۱۶ اپریل- ہٹلر نے یوگوسلاویہ کے مفتوحہ علاقوں میں نازی سول ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دیئے ہیں۔ جو براہ راست اس کے سامنے جوابدہ ہونگے۔ یوگوسلاویہ میں باقاعدہ جنگ ختم ہو چکی ہے۔ اور سربی سپاہی اب گوریلا جنگ کرینگے

لنڈن ۱۶ اپریل- امریکہ کے وزیر داخلہ نے ایک تقریر میں کہا ہے کہ کرنل لنڈبرگ مسٹر ہنری فورڈ اور جنرل رابرٹ وڈ دراصل ہٹلر کے آلہ کار ہیں۔ اور اس کے ملازموں سے بھی زیادہ اس کے لئے مفید ہیں ان کی خواہش ہے۔ کہ جنگ میں جرمنی کی فتح ہو۔

لنڈن ۱۶ اپریل استنبول اور ترکش تھریس کے بڑے بڑے اضلاع میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ استنبول کے گورنر نے حکم دیا ہے۔ کہ لوگ شہر سے باہر نکل جائیں۔ لوگ محسوس کر رہے ہیں کہ جنگ اب ان کے دروازہ پر ہے۔

لنڈن ۱۶ اپریل کرسٹل پیلس کا مینار جو ۲۶۰ فٹ بلند تھا۔ بارود سے اڑا دیا گیا ہے۔ کیونکہ جرمن ہوا باز اس سے رہنمائی حاصل کرتے تھے۔ اس سے حاصل شدہ لوہا سامان جنگ کی تیاری میں صرف کیا جائے گا۔

مدراس ۱۶ اپریل مسٹر جناح کو مزید ایک سال کے لئے مسلم لیگ کا ڈکٹیٹر بنا دیا گیا ہے۔ اور ایک قرارداد کے ذریعہ انہیں اختیار دیا گیا ہے کہ لیگ کے مقاصد کی تکمیل کے لئے جو کارروائی مناسب سمجھیں کریں۔

واشنگٹن ۱۶ اپریل- صدر روزویلٹ نے ایک تقریر میں کہا کہ جونہی ڈنمارک آزاد اور خود مختار ہوگا۔ گرین لینڈ اس کے حوالہ کر دیا جائے گا۔ مغربی کرۂ ارض کی حفاظت کے لئے اس وقت اس پر قبضہ ضروری ہے

لنڈن ۱۷ اپریل برطانی طیاروں نے شمال مشرقی جرمنی پر شدید حملے کئے جزیرہ ہیلیگولینڈ پر بھی بم گرائے گئے۔ جس سے بہت نقصان ہوا اور عمارات جل گئیں۔ برطانیہ پر جرمن حملوں میں پانچ طیارے گرائے گئے۔ حملہ شام ہونے سے پو پھٹنے تک رہا۔ کافی جانی و مالی نقصان ہوا۔ لنڈن کے آس پاس اور جنوب مغربی علاقہ پر بھی بم گرے مگر زیادہ نقصان نہیں ہوا۔

لنڈن ۱۷ اپریل شمالی یونان میں جو لڑائی ہو رہی ہے۔ اس میں جرمنوں نے کوزانا کے جنوب میں ایک اہم درہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ سربی فوجوں کی کمان اب ایک ہاتھ میں نہیں رہی۔

لنڈن ۱۷ اپریل جرمنی کے کہنے پر ہنگرین گورنمنٹ نے اپنے ملک میں غیر ملکی ریڈیو سننے کی ممانعت کر دی ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے دس سال قید کی سزا رکھی گئی ہے۔

انقرہ ۱۷ اپریل- ترکی کا جرمن سفیر ہر فان پاپن آج یا کل برلن جا رہا ہے

قاہرہ ۱۷ اپریل- لیبیا میں جرمنی کے چار ہوائی جہاز جو حبش سے جا رہے تھے۔ گرا دیئے گئے۔ آج یہاں سے خرطوم جاتے ہوئے جنرل ڈیگال نے کہا کہ آزاد فرانسیسی مشرق وسطیٰ کی لڑائی میں پورا پورا حصہ لے رہے ہیں۔

لنڈن ۱۷ اپریل امریکہ کا بحری کمیشن برطانیہ کو سامان جنگ پہنچانے کے لئے بہت سے تیز رفتار جہاز مہیا کر رہا ہے۔ ان پر ریڈ سی کے علاقہ میں سامان بھیجا جائے گا۔

دہلی ۱۷ اپریل- مہاراجہ نیپال نے برطانیہ کے ہوائی بیڑہ کے لئے ایک ہزار پونڈ اور زخمیوں کی امداد کے لئے پندرہ ہزار روپیہ دیا ہے۔

دہلی ۱۷ اپریل- ہندوستان کے ہوائی بیڑہ کے لئے دو ہزار مستریوں کی ٹریننگ کی جو سکیم بنائی گئی تھی۔ اس کے ماتحت پچاس مستریوں کا ایک دستہ انگلستان جا رہا ہے۔ ۷۰۰ کو پہلے ٹریننگ دی جا چکی ہے اور ۲۴۰۰ امیدوار انٹرویو کے لئے بلائے جا چکے ہیں۔

مدراس ۱۷ اپریل گورنر مدراس کے جنگی فنڈ میں ایک کروڑ پانچ لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ جس میں سے نوے لاکھ ہوائی وزارت کو بھیجا جا چکا ہے۔

بنکاک ۱۷ اپریل آج جاپانی سفیر نے تھائی لینڈ کے وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ جاپانی بیڑے کے ایڈمرل نے بھی ان سے ملاقات کی۔

لنڈن ۱۷ اپریل امریکن صدر مسٹر روزویلٹ کے زراعتی مشیر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ دونو ملکوں کی اقتصادی حالت پر غور کرنے کے لئے ایک مشترکہ کمیشن مقرر ہونا چاہیئے۔

دہلی ۱۷ اپریل- ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ تجارتی اور جنگی جہازوں پر کام کرنے والوں کو جو خطوط بھیجے جائیں ان پر بندرگاہ کا نام نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ اس سے دشمن فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس لئے یہ خطوط جہازوں کی کمپنی کے ایجنٹ کی معرفت بھیجے جائیں۔ رائل انڈین نیوی کے آدمیوں کے نام خطوط رائل انڈین نیوی کے دفتر بمبئی کو بھیجے جائیں اور رائل نیوی وائرلیس کے نام۔ برطانی بیڑے کے نام خطوط اوورسی ٹرانسپورٹ آفس بمبئی کے پتہ پر اور تار جنرل پوسٹ آفس لنڈن کی معرفت جانے چاہئیں

لنڈن ۱۷ اپریل- دشمن کے ہوائی حملہ کے نتیجہ میں دو لارڈ ہلاک ہو گئے۔ جن میں سے ایک حکومت کے چیف اکنامک ایڈوائزر تھے۔

روم ۱۷ اپریل اطالوی اخبار فرانسیسیوں کے خلاف زہر اگل رہے اور لکھ رہے ہیں۔ کہ فرانسیسیوں کو برطانیہ سے ایک روحانی تعلق ہے۔

لنڈن ۱۷ اپریل- کینیڈا کی حکومت ادھار و درپٹہ کے قانون کے مطابق حکومت امریکہ سے قرضہ لینا چاہتی ہے۔ کیونکہ اس کی ڈالروں کی پونجی عنقریب ختم ہونے والی ہے۔

لنڈن ۱۷ اپریل- سسلی اور ٹریپولی کے درمیان سفر کرتے ہوئے دشمن کا ایک بحری قافلہ غرق کر دیا گیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ لیبیا میں جرمن فوجوں کو اب امداد یا تو بہت دیر میں پہنچ سکے گی۔ یا بالکل نہیں پہنچ سکیگی

لنڈن ۱۷ اپریل- یونان میں جس مورچہ پر اب لڑائی ہو رہی ہے وہ پنڈس کے پہاڑ سے المپک تک پھیلا ہوا ہے۔ جرمن فوجوں کو یہاں کمک پہنچ گئی۔ ایک دریا کو انہوں نے دو جگہ عبور کر لیا۔ اور گونیا کے شہر کو گھیرے میں لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ نازی ریڈیو نے کہا ہے کہ آسٹریلیا کے جنگی وزیر نے کہا ہے کہ فرانس کے ہتھیار ڈال دینے کے بعد سے برطانیہ سخت مصیبت میں مبتلا ہے۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں۔ انہوں نے تو یہ کہا ہے کہ فرانس کے ہتھیار ڈالنے کے بعد برطانیہ کے لئے امتحان کی سب سے مشکل گھڑی اب آئی ہے۔ ہٹلر آئندہ چھ ماہ میں فتح حاصل کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دے گا۔ اور جب یہ وقت نکل گیا۔ تو اس کی شکست یقینی ہے۔

نیویارک ۱۶ اپریل روس اور بلجیم میں ایک معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے روس بلجیم میں خوراک بھیجے گا یہ معاہدہ جرمنی کی رضامندی سے کیا گیا ہے اور اس کا مقصد بلجیم میں جہاں خوراک کی بہت قلت ہے

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی